روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | منگل ۲۷ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ، ۱۱ احسان ۱۳۷۰ ہش، ۱۱ جون ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۳۱
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلیٰ مقامات پر فائز ہونے کے باوجود مزید ترقیات کی دُعا

"(تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو سب جہانوں کا ربّ ہے) کا یہ مطلب نہیں کہ شکر ہے ہم نے سب کچھ حاصل کر لیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جو ربّ ہے اور ہمیشہ ترقی دیتا رہتا ہے۔ پس ان مقامات پر فائز ہونے کے باوجود ہم مزید ترقیات کے خواہاں ہیں۔ پس اے خدا! اپنی ربوبیت کا جیسا سلوک تو نے دنیا میں ہم سے فرمایا۔ آخرت میں بھی ربوبیت کا یہی سلوک ہم سے جاری رکھنا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کی حالت ایسی واقع ہوئی ہے کہ یہ کبھی نکمّا اور بیکار نہیں رہتا اور نفس کلام سے بھی کبھی فارغ نہیں ہوتا ہے۔ نفس اور شیطان سے ہی اس کا مکالمہ شروع رہتا ہے۔ اگر کوئی اور بات کرنے والا نہ ہو۔ بعض اوقات لوگ دیکھتے ہیں کہ ایک انسان بالکل خاموش ہے، لیکن درحقیقت وہ خاموش نہیں ہوتا۔ اس کا سلسلہ کلام اپنے نفس سے شروع ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات وہ بہت ہی لمبا ہوتا ہے۔ اور شیطانی رنگ میں اسے خود لمبا کرتا ہے اور بے شرمی سے اُسے لمبا ہونے دیتا ہے۔ یہ سلسلہ کلام کبھی خیالی فسق کے رنگ میں ہوتا ہے اور کبھی بے ہُودہ اور جھوٹی تمناؤں کے رنگ میں اور اس سے وہ کبھی فارغ نہیں رہتا۔ جب تک کہ اس سفلی زندگی کو چھوڑ نہ دے۔ یہ بھی یاد رکھو۔ کہ اس قسم کے خطرات اور خیالات کا سلسلہ جسے انسان لمبا نہیں ہونے دیتا اور ایک معمولی خیال کی طرح آکر دل سے محو ہو جاتا ہے۔ وہ معاف ہیں، لیکن جب اس سلسلہ کو لمبا کرتا ہے اور اس پر عزیمت کرتا ہے، تو وہ گناہ ہے اور ان کی جواب دہی کرنی پڑے گی۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۳۷-۲۳۸)

خدا تعالیٰ سے ملنے کیلئے عجز کی راہ اختیار کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس مضمون پر اپنے منظوم کلام میں بھی بہت پیارے رنگ میں روشنی ڈالی ہے اور اپنے نثر کے کلام میں بھی بہت ہی پیارے رنگ میں روشنی ڈالی ہے فرماتے ہیں:

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولا اسی میں ہے

پھر فرماتے ہیں:

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

پس سب سے زیادہ قریب راہ اور آسان بھی اور مشکل بھی عجز کی راہ ہے۔ اپنے آپ کو گرا دینا آسان ہے۔ اس لئے مَیں نے اسے آسان راہ کہا۔ لیکن جب تکبّر کے ڈنڈے کے سہارے انسان کا پھولا ہوا خیمہ کھڑا ہوا ہو تو جب تک وہ ڈنڈے نہ توڑے جائیں اس خیمے کا گرنا آسان نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے ایک پہلو سے یہ راہ آسان ہے اور ایک پہلو سے مشکل ہے۔ لیکن جہاں تک خدا کی لقاء کا تعلق ہے اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ عجز کے بغیر خدا تعالیٰ کی لقاء ممکن نہیں ہے اور عجز انسان کو مختلف پہلوؤں سے نصیب ہوتا ہے اور اس مضمون پر بھی اگر آپ غور کریں تو آپ حیران ہونگے۔ کہ بڑے بڑے عاجز بندے بھی جو حقیقتاً عجز کی کئی منازل طے کر چکے ہوتے ہیں۔ بہت سے پہلوؤں سے عجز سے عاری ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے اس مضمون کو بڑا گہرائی سے سمجھنا چاہیئے۔ عجز کیا ہے اور کیسے نصیب ہوتا ہے اور اس کے برعکس تکبّر کیا ہے۔ اور تکبّر سے بچنے کے کیا طریق ہیں؟ ان کو اگر آپ خوب اچھی طرح سمجھ لیں تو آپ کے لئے خدا تک پہنچنے کی ایک راہ آسان تر ہو جائے گی اور جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے، آسان ہونے کے باوجود پھر بھی جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اذن نہیں ہوگا۔ اس وقت تک آپ اس راہ میں آگے نہیں بڑھ سکیں گے اور یہ بھی عجز سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ وہ دعا مقبول ہوتی ہے جو عجز کے آخری مقام پر ہو اور

باقی صفحہ ۸ پر

قیام نماز اور نماز کا ترجمہ جاننے کی اہمیت

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"مَیں آپ کو اس بنیادی کمزوری کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ ہمارے اندر آج کی نسلوں میں بھی بہت سے بچے ایسے ہیں جن کو نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے۔ بہت سے نوجوان ایسے ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے۔ بہت سے بوڑھے ایسے ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے اور یہ بات ہمیں روزمرہ نظر آنی چاہیئے اور ہمیں اس سے بے چین ہو جانا چاہیئے۔ تنظیمیں کیوں اس سے بے چین نہیں ہوتیں۔ تنظیمیں کیوں یہ کمزوری نہیں دیکھتیں اور کیوں خصوصیت کے ساتھ ان باتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتیں۔ صرف نماز پڑھنا کافی نہیں۔ نماز ترجمے کے ساتھ پڑھنا بہت ضروری ہے اور نماز کا ترجمہ ہر احمدی کو آنا چاہیئے۔ خواہ وہ بچہ ہو، جوان ہو یا بوڑھا۔ مرد ہو یا عورت ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کا ترجمہ جانتا ہو اور اس حد تک یہ ترجمہ رواں ہو کہ وہ جب نماز پڑھے تو سمجھ کر پڑھے۔ عبادت کے مضمون میں تو بہت سی وسیع باتیں ہیں۔ بہت سی باتیں ہیں جو اپنے اندر پھر اور بہت سی منازل رکھتی ہیں۔ لیکن سب سے بنیادی بات یہی ہے کہ ہم اپنی جماعت کو مکمل طور پر نماز پر قائم کر دیں۔ کسی اور نیکی کی اتنی تلقین قرآن کریم میں آپ کو نہیں ملے گی جتنی قیام عبادت کی تلقین ہے۔ قیام صلوٰۃ کی تلقین ہے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی تلقین بھی ہمیشہ اس کے ساتھ وابستہ کی گئی ہے۔ پس قرآن کریم کی تعلیم کی روح یہی ہے کہ ہم اپنی عبادت کو کھڑا کر دیں اور اپنے پاؤں پر مضبوطی کے ساتھ ان کو اس طرح مستحکم کر دیں کہ کوئی ابتلاء کوئی زلزلہ کوئی مشکل ہماری نمازوں کو گرا نہ سکے۔ اس کے لئے پہلا بنیادی قدم یہی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص نماز باترجمہ

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱۔ احسان ۱۳۷۰ ہش ۱۱۔ جون ۱۹۹۱ء

تقویٰ کی حقیقت

متقی کا لفظ اپنے لئے کھل کر استعمال کرنا تو ذرا مشکل سا کام ہے۔ کوئی شخص دوسروں سے بات کرتے ہوئے یہ کبھی نہیں کہتا کہ مَیں بڑا متقی ہوں۔ یہ تو ہم کہہ لیتے ہیں کہ فلاں میں تقویٰ نام کو بھی نہیں ہے۔ لیکن کیا ہم خود متقی ہیں۔ یہ برسرِ عام کہنا مشکل ہے۔ اگر ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ متقی کی جو صفات تمام لوگوں کے ذہن میں ہیں ان کے مطابق ہر شخص اپنے آپ کو متقی سمجھتا ہے۔ کوئی شخص اپنے دل میں اور زیرِ لب یہ بات کہنے کیلئے تیار نہیں کہ مَیں متقی نہیں ہوں۔ یا مجھ میں وہ صفات نہیں جو کسی کو متقی بناتی ہیں۔

اگر ہم نے یہ بات اپنے دل ہی میں کہنی ہے تو لازم ہے کہ ہمیں حقیقی طور پر علم ہو کہ تقویٰ ہے کیا اور متقی کسے کہتے ہیں۔ تاکہ ہم اپنے آپ کو دھوکہ دینے والے نہ بنیں۔ یعنی جو متقی کی صفات ہیں وہ ہم میں ہوں تو نہ لیکن ہم انہیں اپنی طرف منسوب کرتے رہیں۔ یا جو صفات متقی کی نہیں ہیں ان کو اپنی طرف منسوب کر کے ہم اپنے آپ کو متقی کہتے رہیں۔ یا سمجھتے رہیں۔ اور اس طرح اندرونِ خانہ ہم غلطی خوردہ لوگوں میں شمار ہو جائیں۔

ہم حضرت فضلِ عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کا اس سلسلہ میں ایک نہایت اہم اور مشعلِ راہ کی حیثیت رکھنے والا ارشاد پیش کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:

"دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جن کا ظاہر و باطن یکساں ہے جو خیالات ان کے جی میں ہیں اسی کے مطابق ان کا عمل ہے۔ دوسرے وہ جن کا اندر کچھ ہے اور باہر کچھ۔ ظاہر کچھ باطن کچھ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ متقی وہ ہے جو خواہ کتنے ہی غیب میں ہو ہم پر اس کا ایمان کامل رہتا ہے اور پھر جو چیزیں غیب میں ہیں ان پر ایمان لاتا ہے اس کے دل میں کھوٹ نہیں ہوتا۔ پھر وہ نمازوں کو قائم کرتا ہے۔ یہ تو اپنے خالق کی نسبت فرمایا۔ دوسرا تعلق مخلوق سے ہے۔ سو اس کے لئے ارشاد ہوتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے اس کو دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتا رہتا ہے۔ جس شخص کے تعلقات مخلوق سے عمدہ نہیں اس کے تعلقات اپنے خالق سے بھی اچھے نہیں رہ سکتے۔ اس لئے قرآن مجید نے دونوں طرفوں کو لیا ہے۔"

اس ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنے دل کی گہرائیوں کو ٹٹولتے رہنا چاہیئے کہ ہمارا دل ہی دل میں تقویٰ کا دعویٰ کہاں تک درست ہے۔

سیدھی سادی سی بات کہتا ہوں
اُن کو مارا ہے آپ بھی مریئے
بم سے ہر شخص خوف کھاتا ہے
مارنے والو! آپ بھی ڈریئے

ابوالاقبال

○

دِل کیا ہے، ایک کُلبۂ احزانِ اضطراب
جاں ہے تو وہ بھی سوختہ سامانِ اضطراب

تھی جو نگاہ باعثِ تسکینِ قلب و جاں
ہاں اب وہی ہے سلسلہ جُنبانِ اضطراب

آئی ہے میرے کُنجِ سیہ میں تو رات بھر
اب جھلملائے شمعِ شبستانِ اضطراب

دیکھا کیا وہ بحر کی موجوں کو روز و شب
ساحل سمجھ سکا نہ مگر شانِ اضطراب

دو روزہ احتیاط کی خاطر نہ جانے کیوں
اہلِ خرد ہیں درپئے درمانِ اضطراب

مانا مسرّتوں کی بھی چھب دلفریب ہے
ہے شانِ اضطراب مگر شان اضطراب

وہ اور ہوں گے جن کو غرض ہے نشاط سے
ہم اہلِ دل ہیں ہم ہیں ثنا خوانِ اضطراب

حسرت بھی ہے اُمید بھی ہے آرزو بھی ہے
کیا کیا ہے دل کے واسطے سامانِ اضطراب

رُک سی گئی ہے سانس تری اے مریضِ غم
وا ہو گیا ہے یا درِ زندانِ اضطراب

یہ زندگی بہشت سے کمتر نہیں اگر
حاصل دل و نظر کو ہو عرفانِ اضطراب

مانا کہ دلپذیر ہے آرائشِ جمال
لیکن کہاں وہ زُلفِ پریشانِ اضطراب

محمود راہِ منزلِ جاناں پہ آج بھی
چلتے ہیں قافلے ترِ دامان اضطراب

ڈاکٹر محمود الحسن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

دنیا میں جو بڑے بڑے براعظم ہیں ان میں ایشیا ہے یورپ ہے، امریکہ ہے افریقہ ہے جنوب مشرقی جزائر ہیں۔ ان کی زبانوں میں کتنا بڑا فرق ہے۔ ہندوستان ہی میں بیسیوں زبانیں بولی جاتی ہیں بلوچوں سے پوچھو تو ان کی ہی کئی زبانیں نکل آئیں گی۔ پٹھانوں کی زبان لے لو تو وہ ہماری زبان سے الگ ہے بنگالی زبان دیکھو تو وہ اور قسم کی ہے۔ پھر جب ہندوستان سے باہر چلے جاؤ تو زبانوں کا اتنا بڑا اختلاف نظر آئے گا کہ حیرت آجائے گی چینی اور زبان استعمال کرتے ہیں۔ روسی اور زبان استعمال کرتے ہیں۔ افریقہ کے حبشی بالکل اور زبان میں باتیں کرتے ہیں۔ ذرا ابھی تو ان کی ہماری زبان کے ساتھ کوئی مشابہت نظر نہیں آتی۔ پھر امریکہ کے ریڈ انڈینز کو دیکھو ان کی زبان اور ہے۔ کتنا اختلاف زبانوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد مذہبوں کو دیکھو تو ان میں عظیم الشان اختلاف نظر آئے گا۔ افریقہ میں چلے جاؤ تو تمہیں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر مذہبوں کا فرق دکھائی دے گا جزائر میں چلے جاؤ تو وہاں مذاہب کا اختلاف نظر آئے گا۔ اب سوال یہ ہے کہ طبعی نیکیوں سے لگاؤ اگر صرف مذہب کا نتیجہ ہے تو وہ چیز تو بدل گئی تم کہتے ہو کہ چونکہ مذہب نے جھوٹ کے خلاف تعلیم دی تھی اس لئے لوگ جھوٹ سے نفرت کرنے لگے۔ یا چونکہ مذہب نے امانت کے متعلق تعلیم دی تھی اس لئے انہیں امانت کی عادت پڑ گئی۔ ہم کہتے ہیں کہ اسی مذہب نے خدا کے متعلق بھی سمجھایا تھا۔ رسول کے متعلق بھی سمجھایا تھا۔ کتاب کے متعلق بھی سمجھایا تھا مگر چین والا کچھ کہتا ہے۔ منگولیا والا کچھ کہتا ہے آسٹریلیا والا کچھ کہتا ہے۔ ریڈ انڈینز کچھ کہتے ہیں یہودی اور عیسائی کچھ کہتے ہیں۔ جب سب اور چیزیں بدل گئیں تو کیا وجہ ہے کہ یہ چیزیں نہ بدلیں۔ صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ مذہب کا حصہ نہیں بلکہ فطرت کا حصہ ہے۔ مذہب کا حصہ بدل گیا اور فطرت قائم رہی۔ غرض مختلف مذاہب مختلف زبانوں مختلف رسم و رواج اور مختلف عادات کا پیدا ہو جانا اور پھر طبعی نیکیوں میں ان کا آپس میں اشتراک رہنا بتاتا ہے کہ فطرت سے تعلق رکھنے والے امور اور ہیں۔ اور شریعت سے تعلق رکھنے والے امور اور ہیں ساری دنیا میں زبانیں بدلیں۔ رسم و رواج بدلے، عادات اور واقعات بدلے مگر سچ اور جھوٹ کو اچھا یا برا سمجھنے کا احساس ایک ہی رہا۔ امانت اور دیانت کو برا یا اچھا سمجھنے کا احساس وہی رہا۔ فجی میں بعض ایسے لوگ اب تک پائے جاتے ہیں جو ماں باپ کو مار کر کھا جاتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا فرق ہے جو ان میں اور دوسرے لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ اسی طرح معیار زندگی کو لے لو تو اس میں اختلاف ہوگا۔ شادی بیاہ کے معاملے کو لے لو تو اس میں اختلاف ہوگا۔ موت کے معاملات کو لے لو تو اس میں اختلاف ہوگا۔ کوئی مردہ کو دفن کرتا ہے کوئی جلاتا ہے اور کچھ ایسے لوگ اس دنیا میں پائے جاتے ہیں جو ماں باپ سے پیار کی یہ علامت سمجھتے ہیں کہ بیمار ہونے پر انہیں ذبح کر کے کھا لیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ماں باپ پر ہمارا حق ہے کہ ہم انہیں کھائیں ان کے گوشت کو ضائع کیوں ہونے دیں۔ مگر سچ اور جھوٹ کے متعلق ایک افریقہ کے حبشی سے پوچھا جاپانی سے پوچھو۔ چینی سے پوچھو۔ امریکہ کے ریڈ انڈینز سے پوچھو۔ فن لینڈ کے رہنے والوں سے پوچھو۔ سوئٹزرلینڈ کے رہنے والوں سے پوچھو۔ ناروے کے رہنے والوں سے پوچھو۔ افریقن قبائل سے پوچھو تو یہ سارے کے سارے زبانوں اور رسم و رواج اور طرز رہائش کے اختلاف کے باوجود اس بات میں کلی طور پر متفق ہوں گے کہ سچ اچھی چیز ہے اور جھوٹ بری چیز ہے۔ امانت سے کام لینا چاہیئے۔ خیانت اور بددیانتی سے بچنا چاہیئے۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ آواز فطرت انسانی کی آواز ہے کیونکہ مذاہب بدل گئے لیکن یہ چیز نہیں بدلی۔ رسم و رواج کے ساتھ تعلق رکھنے والے امور بدل گئے۔ زبانوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے امور بدل گئے۔ مگر یہ امور نہ بدلے۔ پس زبانوں ملکوں اور مذہبوں کے بدل جانے کے باوجود ان باتوں کے نہ بدلنے کے یہ معنے کیوں نہ لئے جائیں کہ یہ جذبات عادات کا نتیجہ نہیں بلکہ عادات قومی ان جذبات کا نتیجہ ہیں۔ یورپ کا فلاسفر کہتا ہے کہ عادات کے نتیجے میں یہ جذبات پیدا ہوئے ہیں۔ ہم کہتے ہیں اگر اس کے نتیجے میں یہ جذبات پیدا ہوتے تو ضروری تھا کہ عادات کے مختلف ہونے سے ان میں بھی اختلاف پیدا ہو جاتا۔ مگر چونکہ ان میں کوئی اختلاف نہیں اس لئے ہم بجائے یہ تسلیم کرنے کے کہ آداب کے نتیجے میں یہ جذبات پیدا ہوتے ہیں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ عادات قومی ان جذبات کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں غرض ہر ملک اور ہر قوم میں یہاں تک کہ جاہل جاہل اقوام میں بھی سچائی اور دیانت اور امانت اور عدل اور انصاف اور رحم اور ایسی ہی دوسری خوبیوں کی برتری کا احساس پایا جاتا ہے میں نے مختلف مذاہب اور قوموں کے اخلاق کا مطالعہ کیا ہے اور اس بارے میں بعض بڑی بڑی کتب پڑھی ہیں۔ پرانی سے پرانی قوموں کے اخلاق کا بھی میں نے مطالعہ کیا ہے اور ان قبائل کی عادات کا بھی مطالعہ کیا ہے جو اب بھی جنگلوں میں ننگے رہتے ہیں۔ اور انسانوں کے قریب نہیں پھٹکتے۔ اگر کوئی آدمی انہیں نظر آئے تو بسا اوقات وہ اسے تیر مار کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ میں نے ان سب اقوام اور لوگوں کے حالات کا مطالعہ کر کے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ کچھ اخلاق کے اصول ایسے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں اختلافات کے باوجود یہ لوگ ان اصولوں میں متحد ہیں اور دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ان میں اختلاف نہیں پایا جاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ مختلف اقوام میں گناہوں سے بچنے کا احساس درحقیقت نتیجہ ہے۔ نفس لوامہ کا نشنس یا ضمیر کا۔ یہ قومی رسم و رواج کا نتیجہ نہیں۔ پس جو شخص بھی نفس لوامہ کی طاقت کا قائل ہوگا۔ لازمی بات ہے کہ وہ اس کی آواز کو سنے گا اور گناہ سے بچ جائے گا۔ میں نے بتایا ہے کہ یورپ کے لوگ کہتے ہیں کہ بات غلط ہے جو باتیں انسان نے اپنے باپ دادوں سے سنی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان کو کرنے لگ جاتا ہے اور جن باتوں سے اسے منع کیا جاتا ہے ان کی نفرت اس کے دل میں بیٹھ جاتی ہے۔ ضمیر یا فطرت کی کوئی آواز نہیں ہوتی۔ جو اسے برائیوں پر ملامت کرے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرمایا کرتے تھے رستم کے گھر میں ایک دفعہ چور آ گیا۔ رستم اسکا مقابلہ کرنے کے لئے نکلا۔ اور دونوں میں کشتی شروع ہو گئی۔ چور کو یہ پتہ نہیں تھا کہ جس شخص کا وہ مقابلہ کر رہا ہے وہی رستم ہے۔ وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ یہ کوئی رستم کا نوکر ہے۔ آخر مقابلہ کرتے کرتے چور غالب آگیا۔ اور وہ سینہ پر چڑھ کر رستم کی گردن کاٹنے لگا اتنے میں رستم نے یک دم شور مچا دیا کہ "رستم آگیا۔ رستم آگیا"۔ اور چور یہ سنتے ہی اسکے سینہ پر سے اٹھ کر بھاگ گیا۔ حالانکہ اس نے رستم کو گرایا ہوا تھا۔ مگر چونکہ رستم کے نام کو ایک خاص رعب حاصل ہو چکا تھا۔ اسلئے اس نے رستم کو تو گرا لیا۔ مگر رستم کے نام کا مقابلہ نہ کر سکا۔ اور بھاگ گیا۔ تو جو لوگ قربانیاں کرنے والے ہوتے ہیں وہ دنیا میں اپنا نام چھوڑ جاتے ہیں۔ وہ مر

باقی صفحہ ۶ پر

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ

چند کام کی باتیں

گذشتہ روز محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی بعض "کام کی باتیں" شائع کی گئی تھیں۔ آپ کی ایک مزید کام کی بات ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

شیخ نعمت اللہ صاحب بروج انسپکٹر بڑے مخلص احمدی تھے۔ دریائے چناب کا پل جو ربوہ کے قریب ہے ان کا بنوایا ہوا ہے۔ انہوں نے اور کئی پل بنوائے۔ وہ اس کام میں بڑے ماہر تھے۔ اور اپنی دیانت کی وجہ سے مقبول اور ہر دلعزیز تھے۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ ۱۹۲۳ء میں جب شدھی کی تحریک چلی تو وہ ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے۔ اور انہوں نے اپنے دفتر کے آدمیوں میں تحریک کی کہ وہ بھی شدھی کے خلاف کوئی حصہ لیں۔ غرضیکہ سات سو روپیہ جمع کیا اور ایک مولوی صاحب کو اس کام کے لئے ملکانہ کے علاقے میں بھیجا گیا۔ مگر مولوی صاحب تکلیف کا مقابلہ نہ کر سکے اور چند دنوں کے بعد ہی جیسے گئے تھے ویسے ہی واپس آگئے۔ اور نعمت اللہ صاحب کو بڑی مایوسی ہوئی۔ وہ کہتے تھے کہ انہی دنوں میں احمدی ٹھیکیدار ان کے ماتحت کام کرتا تھا۔ بڑا مالدار تھا۔ لیکن خواندہ نہ تھا وہ حسرت سے یہ کہتا کہ کاش مجھے بھی علاقہ شدھی میں حضرت صاحب کوئی ڈیوٹی سپرد کر دیں۔ یہ بات اس احمدی ٹھیکیدار کو غمگین رکھتی۔ آخر ایک دن نعمت اللہ صاحب نے دیکھا کہ وہ ٹھیکیدار بڑا خوش ہے۔ بستر اور بائیسکل لئے سٹیشن پر موجود ہے۔ اور شدھی کے علاقے میں جا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ خدا کا شکر ہے حضرت صاحب نے مجھے یہ ڈیوٹی دے دی ہے کہ میں علاقہ ملکانہ میں دیہہ بدیہہ مربیوں کی ڈاک تقسیم کیا کروں۔ اس لئے میں نے بائیسکل ساتھ لیا ہے۔ میرے نصیب جاگ اٹھے ہیں۔ غرضیکہ وہ ٹھیکیدار روانہ ہو گیا۔ نعمت اللہ صاحب کہتے تھے کہ ایک طرف میں نے دیکھا کہ ایک مولوی صاحب کافی روزینہ لے کر بھی دعوت الی اللہ نہ کر سکے اور دوسری طرف یہ احمدی باوجود مالدار ہونے کے ذوق و شوق سے اس خدمت کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔ پس

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ـــــ نون - سین

ایک پیارا واقعہ

کچھ عرصہ ہوا برادر مکرم محمد عیسیٰ صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کی طرف سے خط ملا - "الفضل میں" قرۃ العین" کی نظم دیکھ کر حضور انور نے اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے کہ پُر اثر کلام ہے - حضور نے ان کا تعارف بھی دریافت فرمایا ہے۔ براہ کرم اس سے مطلع فرمائیں"۔

جب یہ خط دفتر الفضل میں پہنچا تو ادارے نے یہ دیکھ کر کہ الفضل میں تو کسی قرۃ العین کی کوئی نظم شائع نہیں ہوئی - دیگر رسالوں سے معلوم کرنے کی کوشش کی مثلاً مصباح خالد انصار اللہ سے کہ کیا ان کے کسی رسالے میں اس نام سے کسی کی نظم شائع ہوئی ہے وہاں سے بھی جواب ملا کہ ہم نے تو کسی قرۃ العین کی نظم شائع نہیں کی - دو چار دن گزر جانے کے بعد مجھے (نسیم سیفی کو) خیال آیا کہ دراصل ایک نظم تو "آنکھوں کی ٹھنڈک" کی طرف سے شائع کی گئی تھی - اسی کی طرف حضور کا اشارہ معلوم ہوتا ہے حضور نے "آنکھوں کی ٹھنڈک" کو قرۃ العین کے نام سے یاد فرمایا ہے "آنکھوں کی ٹھنڈک" ایک چھوٹی سی کتاب کا نام ہے اور بجائے نظم کے مصنف کے اس کتاب ہی کا نام لکھ دیا گیا تھا - خاکسار نے یہ صورت حال حضور کی خدمت میں پیش کی کہ "آنکھوں کی ٹھنڈک" خاکسار ہی کی پچاس ساٹھ نظموں کا مجموعہ ہے اور مجموعہ کے نام ہی سے یہ نظم شائع کر دی گئی تھی - اس پر حضور نے فرمایا - "آپ کا خط ملا - قرۃ العین والی نظم کے متعلق وضاحت ہوئی - بہت خوشی ہوئی کہ یہ نظم آپ ہی کی تھی - اس کی طرز عام طرزوں سے الگ الگ سی تھی بہت اچھی نظم تھی (جیسا کہ اللہ نے چاہا) چشم بددور - اللّٰھم زِد و بارک - اللہ تعالیٰ آپ کی قلبی اور ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشے اور اپنے فضلوں سے نوازے - اپنے اہل خانہ اور دفتر کے جملہ کارکنان کو میری طرف سے محبت بھرا اسلام دے دیں۔

میں نے اسے "ایک پیارا واقعہ" لکھا ہے - اور اس میں کیا شک ہے کہ یہ واقعہ خدا کے فضل سے نہایت پیارا واقعہ ہے اور میرے لئے انتہائی خوشی کا باعث ہیں نے چاہا کہ میں اپنے قارئین کو بھی اپنی اس خوشی میں شامل کر لوں - آخر ہم سب کی خوشیاں سانجھی ہیں -

(نسیم سیفی)

جاپانی ملک - امن دستے

پتہ چلا ہے کہ جاپانی حکومت عنقریب یہ فیصلہ کرنیوالی ہے کہ اقوام متحدہ کی امن کوششوں کے لئے اپنی فوج کے کچھ دستے مہیا کیا کرے گی حالانکہ آج تک (دوسری جنگ کے بعد سے کر اب تک) جاپان نے اپنی فوج کو اپنے ملک سے باہر کسی غرض کے لئے بھی نہیں بھیجا - جاپان کے وزیر اعظم توشیکی کائفو کا ارادہ ہے کہ وہ موسم گرما میں یعنی جون جولائی میں پارلیمنٹ میں یہ امر پیش کریں گے کہ فوج کے کچھ خاص دستے ایسے تیار رکھے جائیں جو خود حفاظتی فورسز سے تعلق رکھتے ہوں - لیکن ضرورت کے وقت اقوام متحدہ کے دیگر دستوں کے ساتھ مل کر کسی بیرونی ملک میں امن کے قیام کی کوششوں میں حصہ لے سکیں۔

ان باتوں کا عوام الناس تک پہنچنا تھا کہ لوگوں نے یہ بحث شروع کر دی کہ جاپان کی فوجوں کو باہر بھیجنا کسی طرح بھی مثبت نتائج پیدا نہیں کر سکتا - اگرچہ بہت سے لوگ جن کے بیرونی دنیا سے خاصے اچھے تعلقات ہیں اس بات کے قائل ہیں کہ عالمگیر حیثیت حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنی فوجوں کو عالمگیر امن کے سلسلے میں استعمال کئے جانے کی اجازت دی جائے - یہ خیال کہ ایسے فوجی دستے تیار کئے جائیں - غالباً اس بات کا نتیجہ ہیں کہ امریکہ نے جاپان پر خاص طور پر اس ضمن میں تنقید کی تھی کہ وہ اقوام متحدہ کی امن کوششوں میں حصہ نہیں لے رہا - اس کے خیال میں صرف روپیہ دینا کافی نہیں افرادی قوت کی ضرورت پیش آتی ہے - خاص طور پر ایسے معاملات میں جیسے کہ کویت سے عراق کو نکال باہر کرنا تھا - اگرچہ کہا جاتا ہے کہ جاپان کے سپاہی مکمل طور پر تو وہ کام نہیں کر سکیں گے جو دیگر فوجی دستے کریں گے - لیکن بہر حال کسی نہ کسی طرح ان کی حمایت انہیں حاصل ہو گی - جاپان کے سفارت کار اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اگرچہ خلیج کی جنگ میں اقوام متحدہ نے امریکہ کے حمایتیوں کو اس بات کی اجازت دے دی تھی کہ وہ عراق کے خلاف جنگ کریں لیکن یہ جنگ اقوام متحدہ کے نظام کے تحت نہیں لڑی گئی۔ یہ بات کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جاپان اگر اپنے دستے امن کارروائیوں کے لئے دے گا تو اس بات کا بھی مطالبہ کرے گا کہ تمام کارروائی اقوام متحدہ کے انتظام کے ماتحت ہونی چاہیئے۔ نہ کہ کسی ایک ملک کی فوج کے ماتحت۔

آپ کا خط ملا

مشرقِ وسطیٰ؟

مکرم میر غلام احمد صاحب لکھتے ہیں:

جماعت احمدیہ کے محبوب اخبار الفضل میں آپ نے "آپکا خط ملا" کے عنوان سے کالم شروع کر کے بہت سے خاموش طبع قارئین پر احسان کیا ہے کئی قاری باوجود خواہش کے مضمون نہیں لکھ سکتے یا ان کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ لمبے مضامین کو ترتیب دے سکیں - لیکن اس عنوان کے تحت چند الفاظ میں اپنے کسی اہم خیال کو مختصراً بیان کر لیتے ہیں یا کوئی اہم استفسار جو ذہن میں کھلبلی مچا رہا ہوتا ہے پوچھ کر تسلی کر لیتے ہیں اور اس طرح نہ صرف لکھنے والے کی تشفی ہو جاتی ہے بلکہ ہزاروں قارئین اس سے مستفید ہوتے ہیں -

الفضل مورخہ ۱۹ رمئی میں مکرم عبدالمنان ناصر صاحب زرگر لاہور نے استفسار کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کی ترکیب درست ہے یا مشرق وسطی کہنا اور لکھنا درست ہے ان کے اس معین استفسار سے قبل میں زبانوں میں تبدیلی اور نئے نئے الفاظ اختیار کرنے کے سلسلہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ زندہ زبانیں جامد نہیں ہوتیں اور نہ ہی معین اصولوں کی پابند ہوتی ہیں - زبان کی گرامر تو بعد میں ترتیب پاتی ہے اور وہ بھی ان لوگوں کی مدد کے لئے جو اہل زبان نہیں ہوتے - دنیا کی تمام زبانیں دوسری زبانوں کے الفاظ اور بسا اوقات تراکیب بھی اخذ کرتی ہیں اور بعض اوقات تو اصل زبان میں جن معنوں میں وہ الفاظ استعمال ہو رہے ہوتے ہیں - اس سے ملتے جلتے معانی اخذ کئے جاتے ہیں اور بعض اوقات ان معنوں میں وہ نئی زبان میں استعمال نہیں ہو رہے ہوتے - ہر زبان کا اپنا اسلوب ہوتا ہے - اپنا ماحول ہوتا ہے اور بولنے اور سمجھنے والوں کا ادائیگی کا لہجہ اور انداز ہوتا ہے - اخذ کئے ہوئے الفاظ کا اصل زبان کا تلفظ اگر صحیح استعمال ہو سکے تو اس سے بہتر اور کوئی بات نہیں لیکن آیا ایسا کرنا ممکن بھی ہو سکتا ہے -

اردو زبان کو ہی لے لیں - یہ سنسکرت ہندی، ترکی، فارسی، عراقی، عربی اور پنجابی کے میل جول سے وجود میں آئی - بعد میں اس نے انگریزی، یونانی پرتگالی وغیرہ کے الفاظ بھی اخذ کر لئے اور اخذ کرتی چلی جاتی ہے - کئی مرتبہ اصل زبان میں کسی لفظ کا کوئی اور مفہوم ہوتا ہے لیکن اردو والے کسی اور مفہوم میں استعمال کرتے ہیں اور یہی حال تراکیب کا بھی بعض مرتبہ ہوتا ہے اصل زبان جس سے الفاظ لئے جاتے ہیں ان کے اسی مفہوم اور اسی تلفظ کو اگر برقرار رکھا جائے اور صحیح تلفظ بھی ادا ہو تو کیا ہی اچھا ہے لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ہر حال میں ممکن نہیں - اسی لئے الفاظ کے بارے میں تو اردو زبان کے جاننے ہوئے اساتذہ میں سے میر انشاء اللہ خان انشا نے یہ فیصلہ صادر کیا کہ:

"ہر لفظ جو اردو میں مشہور ہو گیا عربی ہو یا فارسی، ترکی ہو یا سریانی پنجابی ہو یا پوربی از روئے اصل غلط ہو یا صحیح وہ لفظ اردو کا لفظ ہے - اگر اصل کے مطابق مستعمل ہو تو بھی صحیح ہے اور اگر خلاف اصل مستعمل ہے تو بھی صحیح ہے - اس کی صحت و غلطی اردو کے استعمال پر موقوف ہے کیونکہ جو کچھ خلاف اردو ہے غلط ہے گو اصل میں وہ صحیح ہو اور جو کچھ موافق اردو ہے صحیح ہے گو اصل میں صحت نہ رکھتا ہو" (دریائے لطافت)

اب میں عربی زبان کے لفظ وَسَطٌ جس سے اَلْاَوْسَطُ اور اَلْوُسْطٰی مشتق ہیں کی تحقیق پیش کرتا ہوں - وَسَط کے معنی ہیں اَلْاَوْسَطُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اَعْدَلُہٗ یعنی ایک چیز کو جب دو برابر حصوں میں تقسیم کیا جائے تو اس کا نقطہ تقسیم وسط ہو گا - یہ اس لفظ کے لغوی معنی ہیں - صلوۃ وُسطیٰ سے نماز عصر مراد لی جاتی ہے - اہل عرب مڈل ایسٹ (MIDDLE EAST)

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

بیرون ملک جانیوالوں کی خدمت میں

فی زمانہ بہت سے دوست احباب (نوجوان، بڑی عمر والے، طالب علم، پنشنرز، بے کار اور متلاشی روزگار وغیرہ) میں کئی وجوہ کی بناء پر ملک سے باہر جانے کا رجحان ترقی پذیر ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ جب بھی کسی کو ایسا موقعہ میسر آتا ہے وہ باہر نکل جاتا ہے۔ اس بارہ میں بعض امور توجہ طلب ہیں:۔

(۱) نیت، غرض اور مقصد یہ ہو کہ دین کی بہتر خدمت کرنی ہے۔ بہتر کمانا ہے بہتر کھانا ہے۔ والدین اور اقرباء کی خدمت بھی کرنی ہے اور بہتر دعوت الی اللہ بھی کرنی ہے یا بہتر تعلیم حاصل کر کے بہتر طریق پر خدمتِ دین کے مواقع تلاش کرنے ہیں اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بننا ہے۔

حضرت فضل عمر نے ۲۶ نومبر ۱۹۳۶ء کے خطبہ میں فرمایا:۔

"خدا کا قانون یہی ہے کہ جو دنیا کے لئے باہر نکلتا ہے۔ خدا اس کے آگے دنیا کو ڈال دیتا ہے۔۔۔ اور اسی طرح جو دین کے لئے نکلتا ہے اسے دین کی۔۔۔ عطا کر دیتا ہے"

(الفضل جلد ۲۳ نمبر ۱۳۱)

(۲) اپنے لئے صحیح ملک کا انتخاب کریں نہ کہ محض ایک رَو میں بہہ کر جدھر کوئی جا رہا ہے۔ ادھر جایا جائے۔ بہتر ہوگا کہ مختلف ممالک کے حالات معلوم کر کے جہاں بہتر مواقع ترقی اور تعلیم کے ہوں اور نئے راستے نکلنے آسان ہوں ادھر کا رخ کیا جائے اور وہاں جاکر قسمت آزمائی کریں۔ کمائیں، خود فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ اس بارہ میں بڑوں سے تجربہ کار لوگوں سے اور جہاں جہاں سے بھی معلومات مل سکیں حاصل کی جانی چاہئیں

(۳) جس لائن، فیلڈ اور ایریا میں آپ مزید تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ کن ممالک اور کن یونیورسٹیوں اور اداروں میں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اس بارہ میں لائبریریوں وغیرہ میں موجود مواد متعلقہ کتب اور پمفلٹس وغیرہ سے معلومات حاصل کریں۔ متعلقہ ادارہ جات کے پتوں کے علاوہ پروفیسروں کے نام وغیرہ بھی لے کر انسے براہ راست خط و کتابت سے داخلہ لینے کی کوشش کریں۔ اور پھر پڑھائی کے لئے جو بھی وظیفہ، سکالر شپ ایوارڈ یا فیلو شپ مل سکتی ہے اس کے حصول کے لئے بر وقت کوشش کریں۔ مزید براں جو ابتدائی امتحان پاس کرنے ضروری ہیں۔ مثلاً GMAT, G.R.E. TOEFL وغیرہ ان کی پوری تیاری کر کے بر وقت کلیئر کرلیں تاکہ کم سے کم وقت میں بہترین ادارہ میں تعلیم حاصل کر سکیں اور اس پر اٹھنے والے اخراجات بھی کم سے کم ہوں۔

(۴) اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ باہر جاکر آپ کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے کم سے کم وقت لگے اور فی زمانہ مختلف روزگار کے ذرائع میں داخل ہونے کے لئے آپ کے پاس بنیادی تعلیم اور ہنر اور تجربہ ہو۔ اسی طرح مزید تعلیم کے لئے بھی جس معیار کی بنیاد درکار ہے وہ قائم کرلیں

حضرت فضل عمر نے ۱۰ فروری ۱۹۳۶ء کے خطبہ میں فرمایا:۔

"پس تم اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ قابل بناؤ۔ زیادہ سے زیادہ لائق بناؤ نہ صرف دین میں بلکہ دنیا کے ہر کام میں۔ ہر فن اور ہر پیشہ میں۔ یہاں تک کہ کوئی میدان ایسا نہ ہو کہ جس میں احمدیہ جماعت کے افراد سے زیادہ لائق افراد دنیا میں مل سکیں۔ سب سے کامل لوہار تم بنو۔ سب سے کامل نجار تم بنو، سب سے کامل معمار تم بنو۔ سب سے کامل کیمسٹ تم بنو، سب سے کامل کپڑا بننے والے تم بنو، سب سے کامل مشین بنانے والے تم بنو اور جب تم اس ارادہ اور عزم سے کھڑے ہو گئے اور دنیا کے ممالک میں نکل جاؤ گے تو خدا کے فرشتے تم پر برکتیں نازل کریں گے اور تم جو کام بھی کرو گے خواہ وہ بظاہر دنیا کا نظر آتا ہو اس کے بدلے میں تم ثواب پاؤ گے ۔۔۔ پس ہر پیشہ ہر فن اور ہر ہنر میں ترقی کرو اور ملکوں اور علاقوں کی حد بندیوں سے آزاد ہو جاؤ کہ ایماندار کسی ملک اور علاقہ کی قید میں مقید نہیں ہوتا پھر تم دیکھو گے کہ اس کے فضل کس طرح تم پر نازل ہوتے ہیں۔" (الفضل جلد ۲۳ نمبر ۱۶۶)

(۵) اپنے ملک کی روایات کی بناء پر جو کاہلی اور سستی اور دوسروں پر انحصار اور ان کی امداد لینے کی عادت گھر کر جاتی ہے۔ باہر جانے سے پہلے اسے دور کریں۔ چھوٹے سے چھوٹے سب کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی عادت ڈالیں کپڑے دھونا، استری کرنا، کھانا پکانا، برتن مانجھنا اور دھونا، گھر کی صفائی، کچن غسل خانہ اور نالیوں کی صفائی، بجلی کی معمولی مرمت، پیچ کس کا استعمال۔ کھونٹیاں وغیرہ لگانا یہ سب کام آپ کو باہر جاکر خود کرنا ہوں گے۔ اس لئے ابھی سے یہ کام کرنے کی عادت ڈالیں پھر یہ کہ مختصر ترین لباس اور سادہ غذا میں گذارہ کرنا اور محنت و مشقت کے کام کی مشق کرنی چاہیئے۔ اسی طرح ڈرائیونگ بھی ضرور سیکھنی چاہیئے۔ جو دفتری کام کرنے والے ہیں وہ بھی اور جو طلباء ہیں ان کو بھی ٹائپنگ ضرور سیکھنی چاہیئے اور اس کی مشق کرنی چاہیئے۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے باہر جانے والوں کو تو کمپیوٹر پر کام کی تربیت بھی حاصل کرنی چاہیئے کیونکہ باہر قریباً ہر جگہ اس کے بغیر گذارہ نہیں ہو بجائے وہاں جاکر وقت اور پیسہ خرچ کرنے کے یہاں ہی اس کی تربیت لے لیں۔

(۶) باہر جاکر جز وقتی کام اور ایسے طریق اختیار کرنے چاہئیں کہ جہاں تک ہو سکے اپنے اخراجات اور ضروریات پورا کرنے کے لئے زائد آمد کی صورت قانون کے اندر رہتے ہوئے کر سکیں۔ اس سے عزت نفس میں بھی اضافہ ہوگا۔ جماعتی تقاریب میں شمولیت کے لئے کرایہ وغیرہ کے لئے بھی رقم دستیاب ہو سکے گی اور والدین اور بزرگوں پر بوجھ اور قرض میں بھی کمی آ سکے گی۔

(۷) اخبار اور رسائل کا مطالعہ باقاعدہ کریں اور اشتہارات پر بھی نظر رکھیں بہت سے ادارے مفت یا معمولی قیمت پر کتب مہیا کر دیتے ہیں۔ بعض رسائل مفت لگ جاتے ہیں یا بعض اوقات ایسی پیشکش مل جاتی ہے کہ کئی سال کے لئے ایک دو سال کا بدل اشتراک دے کر لگوائے جا سکتے ہیں۔ نئی نئی ریسرچ اور دلچسپ معلومات پر کتب اور مضامین کا مطالعہ ضرور کریں۔ اسی طرح قرآنی علوم کی تائید میں کوئی چیز ملے یا کسی ایسے انکشاف کا علم ہو جو ازدیادِ ایمان کا موجب ہو تو اسے نوٹ کریں اور حضرت امام جماعت احمدیہ اور مرکز سلسلہ کو بھی اس سے فوری آگاہ کریں۔

(۸) باہر جاکر امام جماعت اور مرکز سلسلہ سے رابطہ بہتر طور پر قائم رکھنا ہے۔ حضور کو دعا کے لئے بھی عرض کرتے رہنا ہے اور حضور کی ہدایات پر عمل بھی کرنا ہے۔ اسی طرح متعلقہ ملک میں جماعتی نظام سے مکمل تعاون اور رابطہ رکھنا ہے۔ حضرت فضل عمر نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء پر ۲۷ دسمبر کی تقریر میں فرمایا:۔

"غرض ہر رنگ میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میں تمہیں ایک طرف تو کہتا ہوں کہ جاؤ نکل کر تمام دنیا میں پھیل جاؤ اور دوسری طرف یہ کہتا ہوں کہ تمہیں مرکز سلسلہ سے آواز آئے کہ آجاؤ! تو لبیک کہتے ہوئے جمع ہو جاؤ یہ آنا جسمانی طور پر بھی ہو سکتا ہے اور روحانی اور اخلاقی اور مالی طور پر بھی۔"

(۹) جہاں جہاں بھی رہیں ہر لحاظ سے اچھا نمونہ قائم کریں اور خدا کی دین میں سے اس کی راہ میں اس کی دین کے مطابق ہی مالی قربانی کرنے میں ذرہ بھر بھی دریغ نہ کریں۔ اس سے مال میں مزید برکت پیدا ہوگی، خدا کے فضل سے دن دگنی رات چوگنی ترقی ہوگی اور خدمت کی توفیق میں بھی اضافہ ہوگا۔

(۱۰) مسافری اور وطن سے دوری مقبول دعاؤں کے لئے ممد ہوتی ہے اس لئے باہر جاکر پہلے سے بڑھ کر اپنے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے، عزیزوں کے لئے، اپنے ملک کے لئے، اپنی جماعت کے لئے اور اپنے محبوب امام کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ کا دروازہ پہلے سے زیادہ کھٹکھٹائیں اور اس کے عرش کو ہلائیں تاکہ کامیابی اور فتحمندی کے دروازے وہ جلد کھول دے۔

حضرت فضل عمر نے ۱۱ دسمبر ۱۹۳۶ء کے خطبہ میں فرمایا:۔

"اپنی اپنی زبان میں زیادہ جوش کے ساتھ بھی دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ہمیں ایسا روحانی غلبہ عطا کرے کہ ہم لوگوں کے خیالات میں، افکار میں، رجحانات میں، ان کے قلوب میں، زبانوں میں، اعمال میں تمدن میں۔۔۔ میں اصلاح کر سکیں۔ اور دعا کی جائے کہ خدا کی خدائی عالم میں قائم ہو اور اس کے جلال کا دنیا پر ظہور ہو جیسے خدا کی بادشاہت آسمان پر ہے زمین پر بھی ہو۔"

(الفضل جلد ۲۴ نمبر ۱۴۲)

نیز فرمایا:۔

"ایک اور چیز باقی رہ گئی ہے جو سب کے متعلق ہے۔ گو غرباء اس میں زیادہ حصہ لے سکتے ہیں۔ دنیوی سامان خواہ کس قدر کئے جائیں آخر دنیاوی سامان ہیں اور ہماری ترقی کا انحصار ان پر نہیں بلکہ ہماری ترقی خدائی سامان کے ذریعہ ہوگی۔ اور یہ خانہ اگرچہ سب سے اہم ہے مگر اسے میں نے آخر میں رکھا ہے اور وہ دعا کا خانہ ہے۔"

نفرت کبھی کامیاب نہیں ہوتی

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"یہ جاہلانہ جذباتی باتیں ہیں کہ انگریز سے نفرت کرو۔ امریکہ سے نفرت کرو۔ یہ ہیں ہی پاگلوں والی باتیں۔ دنیا میں نفرت کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکی۔ اعلیٰ اقدار کامیاب ہوتی ہیں۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت کامیاب ہوا کرتی ہے اور وہ خلق عظیم کی سیرت ہے۔۔۔ اگر اس سیرت کو اپنا لیں تو سب دنیا کے لئے ایک عظیم الشان نمونہ بنے گا اور وہ ایک ایسی سیرت ہے جو مغلوب ہونے کے لئے پیدا نہیں کی گئی۔ کوئی دنیا کی طاقت سیرتِ محمدیؐ پر غالب نہیں آ سکتی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانتوں کی حفاظت

ہم ایک مستند ڈینٹل سرجن کے حوالے سے اپنے قارئین کو بتانا چاہیں گے کہ ملک میں دانتوں کی دو بیماریاں بہت اہم ہیں۔ دانتوں کو کیڑا لگنا اور مسوڑھوں کی بیماریاں۔ اگرچہ ان کے علاوہ السر اور سرطان کی بیماریاں بھی موجود ہیں لیکن کم کم۔ جہاں تک پاکستان میں منہ کی بیماریوں کا تعلق ہے پاکستان کا شمار عالمی ادارۂ صحت کی فہرست کے مطابق ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں یہ بیماریاں بہت زیادہ ہیں۔ اور ان میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

جہاں تک دانتوں میں کیڑا لگنے کا سوال ہے منہ میں جراثیم کی موجودگی چینی اور غیر متوازن غذا اس کا باعث بنتی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اگر مسوڑھوں کی بیماری کا مناسب علاج نہ کیا جائے تو یہ پیچیدہ صورت اختیار کر سکتی ہے۔ اس بیماری کی وجہ منہ میں وہ جراثیم جو دانتوں پر ایک تہہ کی صورت میں جم جاتے ہیں۔ دانتوں کو کیڑا لگنے سے بچانا نہایت ضروری ہے۔ یہ عام طور پر چھوٹی عمر کے بچوں کو لگتا ہے۔ بچوں کو چینی کم استعمال کروائی جائے اور ان کے منہ کی خاص طور پر صفائی کی جائے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ میٹھا نہ صرف دانتوں کے لئے بلکہ سارے جسم کے لئے نقصان دہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ کم سے کم استعمال کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ دانتوں اور منہ کی صفائی نہ کرنے سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور اگر انسان اس بات کا التزام کر لے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ دانت بھی صاف کرے اور کلی کر کے منہ بھی صاف کرے تو وہ ان بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔ ورنہ جیسا کہا گیا ہے یہ بیماریاں مزید بیماریوں کا باعث بن سکتی ہیں۔ بعض اوقات تو مسوڑھوں میں اتنی تکلیف بڑھ جاتی ہے کہ انگلی لگانے سے بھی خون آنا شروع ہو جاتا ہے اور اگر یہ بیماری زیادہ ہو جائے تو اسے ماسخورہ کہتے ہیں اور اس کے ساتھ دانت اور مسوڑھے ایک دوسرے سے الگ ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

اگرچہ آجکل مسواک بہت کم استعمال کی جا رہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسواک کا استعمال بہت ضروری ہے۔ جو لوگ ٹوتھ برش اور پیسٹ استعمال کرتے ہیں ان کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ٹوتھ برش نہ زیادہ سخت ہونا چاہیئے نہ بہت نرم۔ درمیانہ قسم کا ٹوتھ برش مفید رہتا ہے۔ پیسٹ کے متعلق انہوں نے کہا کہ ایک ہی پیسٹ مستقل طور پر استعمال کرنے سے اپنا فائدہ کھو بیٹھتی ہے۔ اس لئے ایک قسم کی پیسٹ ختم ہونے کے بعد دوسری قسم کی کی پیسٹ شروع کر دینی چاہیئے عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بچے اور بڑے بھی ٹوتھ برش کے بالوں کے حصے کو سارے کا سارا ٹوتھ پیسٹ سے بھر لیتے ہیں اور پھر برش کرتے ہیں حالانکہ یہ تو ٹوتھ پیسٹ سوائے جھاگ پیدا کرنے کے اور کسی کام نہیں آتی۔ ٹوتھ پیسٹ بالکل ذرا سی۔ بہت تھوڑی مقدار میں ٹوتھ برش پر رکھ کر استعمال کرنی چاہیئے۔ بہت زیادہ جھاگ کسی طرح بھی مفید نہیں ہوتی۔ یہ بھی انہوں نے بتایا کہ اگر مائیں اپنا دودھ پلانے کی بجائے بچوں کو بوتل سے دودھ پلائیں تو کیڑا لگنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ رات کے وقت بچے کے منہ میں نپل یا بوتل یا کوئی میٹھی چیز ہرگز نہ دینی چاہیئے۔ دیگر نقصانات کے علاوہ اس کا ایک نقصان یہ ہے کہ اس سے دانت ٹیڑھے ہو جاتے ہیں ہم لوگوں نے بچوں کو فیڈر کے ساتھ دودھ پلانے کی عادت یورپ سے لی ہے۔ لیکن یورپ نے اب فیڈر کی بجائے مائیں اپنا دودھ پلانا زیادہ مناسب سمجھتی ہیں بلکہ اپنا دودھ پلانا ایک ایسے فیشن کی صورت اختیار کر چکا ہے جس کا اظہار تقریبات کے موقع پر بھی ہوتا رہتا ہے۔ بہت سے لوگوں میں بیٹھی کئی مائیں اپنے بچوں کو اپنا دودھ پلا رہی ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے خیال میں دانتوں کی صحت کے سلسلے میں ہیلتھ ایجوکیشن دی جانی چاہیئے۔ چھوٹے چھوٹے پمفلٹ لکھ کر، لیکچر دے کر، ریڈیو اور ٹی وی پہ ان باتوں کا ذکر کر کے سکولوں میں طلباء کو دانتوں کے متعلق لیکچر دے کر اور ایسی ہی دیگر ذرائع سے عادت پیدا کرنی چاہیئے کہ دانتوں کو صاف رکھا جائے۔ دانتوں کی بیماریوں سے متعلق بھی واقفیت بہم پہنچانی چاہیئے۔

مغربی افریقہ میں کئی سال ہوئے یہ بات دیکھنے کا موقع ملا کہ پرائمری سکول کے بچے جب سکول آتے ہیں تو سب سے پہلے ان کے ناخنوں اور ان کے سر کے بالوں کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ ناخن صاف ہونے چاہئیں۔ اور سر کے بالوں میں بھی گرد و غبار نہیں ہونا چاہیئے۔ چونکہ ان کے دانت عام طور پر صاف رہتے ہیں اور چمکدار ہوتے ہیں اس لئے انہیں دانتوں کی طرف توجہ نہیں ہوتی لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے ملک میں یہ بات خاص طور پہ نوٹ کی جانی چاہیئے کہ جب بچے سکول آئیں تو ان کے دانتوں کا معائنہ کیا جائے۔ اکثر بچے ایسے ملیں گے جنہوں نے انگلی کے ساتھ بھی اپنے دانتوں کو صاف نہیں کیا ہوگا اور اسی لئے زنگ آلود سی تہہ ان کے دانتوں پر جمی ہوگی جو آہستہ آہستہ بیماریوں کا باعث بنے گی۔ اگر ہم بچپن ہی سے دانتوں اور منہ کی صفائی کا خیال رکھیں تو خدا کے فضل سے دانتوں کی بیماریوں سے بھی محفوظ رہیں گے اور دیگر بیماریاں جن کا تعلق دانتوں سے ہے خاص طور پر نظام ہضم ان میں بھی ہمیں خاصی بچت رہے گی۔

ہم تمام والدین سے یہ گذارش کریں گے کہ وہ اپنے بچوں کی خاص طور پر حفاظت کریں۔ انہیں نہانے کی عادت ڈالیں اور وضو کرتے ہوئے انہیں دانت صاف کرنے کی تلقین کریں۔ کم از کم دو دفعہ دن میں۔ صبح اور شام کے وقت وہ اپنے دانتوں کو برش کے ساتھ صاف کریں۔ ایسا کرنے سے یقیناً ان کے دانت بیماریوں سے محفوظ رہیں گے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

کو "الشرق الاوسط" کہتے ہیں اور یہ توصیفی ترکیب ہے نہ کہ اضافی اور عربی زبان میں صفت اور موصوف تذکیر و تانیث کے لحاظ سے ایک ہی جنس کے ہوتے ہیں۔ چونکہ الشرق مذکر ہے اس لئے اس کی صفت بھی مذکر ہے۔ لفظ "اُوسطیٰ" کی جمع وُسطیٰ ہے اور یہ اَلاَوسط کا مونث ہے گویا الوسطیٰ گرامر کے لحاظ سے مونث ہے۔ اور عربی زبان کے قواعد کی رو سے یہ لفظ مذکر لفظ کی صفت کے طور پر استعمال نہیں ہو سکتا۔ عربی کے لحاظ سے "مشرق وسطیٰ" لکھنا درست نہیں کیونکہ وسطیٰ ان معنوں میں استعمال نہیں ہوتا کیونکہ اصل لفظ وسط ہے اور اس کے ساتھ "ی" لگانے سے یہ یائے نسبتی ہوگی جیسے عرب سے عربی۔ عربی عرب کا رہنے والا جبکہ "مشرق وسطیٰ" سے استعمال میں علاقہ مراد ہے نہ کہ علاقے کے رہنے والے۔ اہل عرب لفظ وسطیٰ صفت کے طور پر استعمال نہیں کرتے بلکہ عربی لغات میں موجود ہی نہیں البتہ فارسی زبان میں یہ لفظ مستعمل ہے اور اس کے معنی وہی ہیں جو عربی میں اَلاَوسط کے ہیں۔ فارسی ترکیب کے لحاظ سے "مشرق وسطیٰ" اور مشرق وسطیٰ کہنا اور لکھنا درست متصور ہوں گے کیونکہ فارسی کی ترکیب میں الفاظ کی ایک ہی صفت ہونا ضروری نہیں۔ فارسی لفظ وسطی اور عربی لفظ وسطیٰ سے ایک ہی معنی ہیں صرف تذکیر و تانیث کا فرق ہے۔ چونکہ اردو زبان میں یہ ترکیب عام استعمال ہو رہی ہے اور اہل زبان نے اس کے استعمال پر تنقید نہیں کی بلکہ قبول عام اسے حاصل ہے اس لئے مشرق وسطیٰ لکھنے میں کوئی قباحت نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اردو ایک الگ مستقل زبان ہے جو کئی زبانوں سے مل کر بنی ہے۔ اردو کے اہل زبان اس میں مستعمل الفاظ یا تراکیب کو صحیح یا غلط قرار دینے کا حق رکھتے ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

جاتے ہیں مگر ان کا نام ان کی اولادوں کی حفاظت کرتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگلے جہان میں جو انہیں لازوال بدلہ ملے گا۔ اس کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ پس (وہ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں)۔ میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ مومنوں کا یہ خاصہ ہے کہ وہ قربانیوں کے میدان میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر کامل یقین ہوتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری یہ قربانیاں ہماری قوم کو بھی عزت دیں گی اور خود ہمارے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہوں گی۔ گویا وہ وسیع نتائج جو آئندہ نکلنے والے ہوتے ہیں۔ ان پر انہیں پورا یقین ہوتا ہے۔ اور وہ اس مقصد کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرتے۔

بقیہ: کام کی باتیں صفحہ ۳ سے آگے

نیں نے بیعت کر لی۔ غرض عمل سے بھی دعوت الی اللہ ہوتی ہے۔ اور دلوں میں گھر کر لیتی ہے۔

(تشحیذ الاذہان ربوہ مئی ۱۹۶۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں ۔

امۃ المصور شجاع بنت
عبدالشکور اطہر ۔ اسلام آباد

سید ادیب ضیاء ظہور الحسن ابن
ڈاکٹر سید ریاض احمد ۔ لاہور

ظفر اللہ احمد ابن محمد اسلم
چک ۵۵/۱۲ ۔ ل ضلع ساہیوال

اویس احمد ابن محمد سلیم
موضع چھانگا ضلع سیالکوٹ

امۃ المجیب سونیا بنت ٹھیکیدار
عبدالرزاق ۔ گجرات شہر

عمیر شہزاد ابن مبشر احمد
ملک کالونی ۔ نوابشاہ ۔ سندھ

محبوب احمد ابن منیر احمد
مغل ۔ جیکب آباد ۔ سندھ

مسلم احمد ابن نبی احمد
کالروالا ضلع سیالکوٹ

حسان محمود ابن شیخ زاہد
محمود ۔ کراچی

نبیل احمد عادل ابن شکیل
احمد طاہر ۔ قادیان

محمد عتیق ابن محمد حفیظ
میرا بھرکے ۔ آزاد کشمیر

شمس ضیاء ندیم ابن مبارکہ
احمد شاہد ۔ شیخوپورہ

فیض احمد ناصر ابن مبشر
احمد طاہر ۔ ربوہ

زین العابدین ابن افتخار
احمد ۔ داتہ زید کا

سید لقمان شاہ ابن سید ذوالفقار
علی شاہ ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ

شاہ زیب ابن کیپٹن نعیم
احمد ۔ کراچی

محمد نعیم ابن حمید احمد شاہد
صدر گوگیرہ ضلع اوکاڑہ

مدثر احمد ابن یعقوب
سہگل ۔ تحصیل حاصل پور

کلیم اللہ ابن نعیم اللہ
ربوہ

احسن رضا ابن محمد صدیق
ربوہ

رضوان الٰہی ابن اسعد جاوید
چک ۱۱۱ بہاول نگر

رشید محمود ابن فضل عمر
میرپور خاص ۔ سندھ

فرحان احمد ابن محمد اکرم
سانگلہ ہل

نوید اقبال ابن محمد اقبال
چک ۴۸ ۔ سرگودھا

احمد تنویر طاہر ابن طاہر
احمد ۔ وہاڑی

قرۃ العین طاہر بنت چوہدری
طاہر احمد کاہلوں ۔ وہاڑی

فائزہ ممتاز ابن ممتاز احمد
ارائیں ۔ ربوہ

ذکی احمد ناصر ابن محمد صادق
ناصر ۔ مغربی جرمنی

سلمیٰ ناصر ورک ابن ناصر
احمد ورک ۔ ربوہ

ذیشان احمد خالد ابن اخلاق
احمد خالد ۔ ربوہ

مبارکہ احمد بنت چوہدری نصیر
احمد راجپوت ۔ ربوہ

ھبۃ النصیر بنت مبشر احمد
شکور ۔ ڈیرہ غازی خان

عبدالحی ابن محمد غضنفر
چیٹھہ ۔ وہاڑی

مبشر احمد خالد ابن میاں مقبول
احمد ناصر ایڈووکیٹ ۔ چشتیاں

منور احسان جاوید ابن
چوہدری محمد اختر جاوید ۔ ربوہ

ثوبیہ طاہر بنت طاہر
احمد ۔ وہاڑی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان داخلہ

سنٹرل ٹرانسپورٹ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ پی آر ٹی سی جی ٹی روڈ اڈہ چھپیل۔ لاہور نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

● آٹو ڈیزل مکینک دوسالہ کورس ● آٹو الیکٹریشن ایک سالہ کورس

کم از کم تعلیمی قابلیت میٹرک ہو (ترجیحاً میٹرک سائنس) حد عمر ۱۵ تا ۲۵ سال داخلہ فارم بمعہ پراسپکٹس -/۱۵ روپے کی ادائیگی پر انکوائری آفس بمقام ریگل بس سٹاپ اور انسٹیٹیوٹ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ درخواست کی وصولی کی آخری تاریخ ۱۵۔ جون ہے۔ داخلہ کے لئے انٹرویو اور ٹیسٹ ۲۰۔ جون کو ہوگا۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۲۶۔ مئی ۱۹۹۱ء ملاحظہ فرمائیں۔

ناظر تعلیم

بقیہ: صا سے آگے

جانتا ہو اور نماز پانچ وقت پڑھنے کا عادی ہو۔ اور دوسری چیز اس کے ساتھ ملانے والی یہ ضروری ہے کہ صبح تلاوت کی عادت ڈالیں۔ ہر شخص جو نماز پڑھتا ہے اس کو یہ عادت پڑ جائے کہ کچھ نہ کچھ تلاوت ضرور کرے۔ یہ بنیاد اگر قائم ہو جائے تو اس کے اوپر پھر عظیم الشان عبادات کی عمارتیں قائم ہو سکتی ہیں، منازل نئی سے نئی بن سکتی ہیں، عبادتوں کو نئی رفعتیں حاصل ہو سکتی ہیں مگر یہ بنیاد نہ ہو تو اوپر کی منزلیں بن ہی نہیں سکتیں۔ اس لئے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنات کو اپنے آئندہ پروگراموں میں سب سے زیادہ اہمیت اس بات کو دینی چاہیئے کہ ان کی مجالس کے اندر ایک بھی فرد نہ رہے جو نماز کا ترجمہ نہ جانتا ہو اور پنج وقتہ نماز پر قائم نہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴۔ نومبر ۱۹۸۹ء)

بقیہ: اقتباس صا سے آگے

اس دعا کا مقبول ہونا ایک ایسی حقیقت بن جاتا ہے جو سورج سے زیادہ بڑھ کر روشن ہوتی ہے۔ پس سجدے کی دعاؤں کے متعلق جو آپ سنتے ہیں کہ سجدے میں دعائیں مانگی جائیں تو وہ زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ اس سے مراد صرف یہ نہیں کہ سجدے کی حالت میں جو جسم کی حالت ہوتی ہے جو دعا مانگی جائے وہ مقبول ہوتا ہے۔ بعض دفعہ کھڑے کھڑے روحیں سجدہ ریز ہو جایا کرتی ہیں۔ بعض دفعہ کھڑے کھڑے انسانی فکر ایسی عاجزی اختیار کرتا ہے کہ اس کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ وہ خدا کے حضور کلیۃً مٹ جاتا ہے۔ وہ سجدہ ہے جس سجدے کی دعائیں مقبول ہوا کرتی ہیں۔ کیونکہ وہ سجدہ حقیقی عجز سے تعلق رکھتا ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۶۔ اپریل ۱۹۹۰ء)

سخی اللہ سے قریب ہے۔
جنت سے قریب ہے۔
لوگوں سے قریب ہے۔
اور آگ سے دور ہے۔

مرغیوں کی چیچک

چیچک روک -/۳ روپے فی شیشی
چیچک پلز -/۳ روپے فی شیشی
تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ کمپنی ادا کرے گی

(ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ

فون ــــ ۷۷۱، ۶۰۶

لندن جانیوالوں کیلئے اطلاع

لندن جانے والوں کیلئے نہایت رعائتی ہوائی جہاز کے ٹکٹ کا انتظام ہے۔ احباب سیٹ کی بکنگ کیلئے ہم سے جلد رابطہ کریں۔

منجانب: چوہدری ناصر احمد کاہلوں و جمیل احمد

۴۷۔ مال روڈ بالمقابل وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال۔ لاہور

Peejo
TRAVEL
SERVICES
LICENCE NO: 1908
PH: 325184

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ان کی حکومت ایسے عناصر پر مقدمات دائر کرنے پر غور کر رہی ہے جو جمہوریت اور قومی مفادات کے خلاف حرکات کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی کے کمرے میں جاسوسی آلات ایسے لوگوں نے نصب کئے ہیں جو دوستوں کے درمیان خلیج پیدا کرنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ اس واقعہ کی پوری تحقیقات کی جائے گی۔

○ وزیر اعظم نے مالدیپ کے سمندری طوفان سے متاثر ہونے والوں کے لئے ایک کروڑ روپے نقد کے عطیے کا اعلان کیا ہے۔

○ گھوٹکی میں ٹرین کے حادثے میں امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ اس میں زخمی ہونے والے بیشتر لوگ فارغ کر دیئے گئے ہیں۔ جبکہ باقیوں کو کراچی منتقل کر دیا گیا ہے۔ ستر سے زائد زخمیوں کو معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے۔ اور وہ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے ہیں۔

○ پورا سندھ ہفتہ کے دن بارھویں روز بھی شدید ترین گرمی اور گرم ترین صحرائی ہواؤں کی زد میں رہا جس کے نتیجے میں مزید ۹۰ افراد ہلاک اور سینکڑوں بے ہوش ہو گئے۔ صرف حیدر آباد میں ۵۲ افراد ہلاک ہوئے جن میں سے زیادہ تعداد خواتین کی تھی حیدر آباد کے ہسپتالوں میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

○ انجمن سپاہ صحابہ کے مولانا عبد الصمد آزاد کو لیہ میں قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ جمیعت العلمائے اسلام لیہ کے جنرل سیکرٹری بھی تھے۔ اس قتل سے شہر میں اشتعال پیدا ہو گیا۔ شہریوں نے ٹائر جلا کر سڑکوں پر ٹریفک جام کر دی۔

○ سرحد میں حکومتی پارٹی کے ایک رکن صوبائی اسمبلی نے اپنی خفیہ نگرانی کرنے کا الزام لگایا ہے۔

○ غلام مصطفےٰ جتوئی کے کمرے میں جاسوسی کے آلات کی برآمدگی کے خلاف تحریک استحقاق، استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دی گئی ہے۔

○ قومی اسمبلی میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ سابق صدر ایوب خان کی یادگار تعمیر کی جائے۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ جتوئی کی جاسوسی افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں تحقیقات کا انتظار کروں گا۔

○ اسلام آباد میں گریڈ ۱۶ تک کے سرکاری ملازموں نے قلم چھوڑ ہڑتال کر دی۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں سری نگر کے قریب بھارتی فوج نے ایک گاؤں پر حملہ کر کے سات کشمیریوں کو شہید کر دیا۔ کپواڑہ کے قریب ایک بھارتی فوجی دستے پر حملہ کر کے حریت پسندوں نے بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ بارہ مولا میں بھی حریت پسندوں اور بھارتی فوجیوں کے درمیان جھڑپ ہوئی۔

○ واشنگٹن میں خلیج کی جنگ کی فتح کا جشن زبردست طریقے سے منایا گیا۔ اس میں ہیلی کاپٹروں اور طیاروں نے بھی حصہ لیا۔ جدید اسلحہ کی نمائش کی گئی۔ لاکھوں امریکیوں نے جنگ جیتنے والے فوجیوں کا خیر مقدم کیا۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد یہ سب سے بڑی فوجی پریڈ تھی۔

○ انتخابات کے اعلان کے بعد الجزائر میں حالات معمول پر آگئے ہیں۔ اس لئے دار الحکومت کے بڑے چوراہوں پر سے ٹینکوں کو ہٹانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ حکومت کے خلاف ہنگاموں میں کل ۲۰ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

○ اردن میں جمہوریت کو مستقل ادارے کی حیثیت دینے اور شہنشاہیت کو قانونی تحفظ دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے

○ عراق کی طرف سے شیعہ باغیوں کے خلاف تازہ حملے کے منصوبے کی تردید کی گئی ہے۔

○ بھارت میں راجیو گاندھی کی موت کے بعد انتخابی جوش و خروش سرد پڑ گیا ہے۔ بھارتی عوام کا کہنا ہے کہ اب کوئی ہیرو باقی نہیں رہا۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ کوئی پارٹی واضح اکثریت حاصل نہیں کر سکے گی۔ اس لئے مخلوط حکومت کے لئے صلاح و مشورہ شروع کر دیا گیا ہے۔

○ راجیو گاندھی کی قاتلہ کی شناخت کے لئے عالمی پولیس انٹرپول کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔

○ دریائے اردن کے مغربی کنارے پر اسرائیلی قبضے کے چوبیس سال پورے ہونے پر فلسطینیوں نے مظاہرے کئے۔ اسرائیل نے ان علاقوں پر ۱۹۶۷ء کی جنگ میں قبضہ کیا تھا۔ مقبوضہ علاقوں میں اس واقعہ پر مکمل ہڑتال رہی۔